عزیز اللہ بوہیو: 03002663651

**روزے عوام پر فرض نہیں ہیں**

پہلے نمبر پر:روزے جوڈیشری افسروں کو ڈرانے کے لئے رکھے گئے ہیں جو ٹریننگ کے دنوں ماہ رمضان میں رکھنے ہوں گے۔

دوسرے نمبر پر: روزے مجرموں کو بطور سزا اور جرمانہ کے رکھنے ہوں گے، جن کا ماہ رمضان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا ان دو قسموں کے علاو ہ تیسرے نمبر پر حج کے موقعہ پر سر منڈانے سے اگر عذر ہو تو فدیہ میں ایسا آدمی روزہ رکھے اور جو موقعہ حج و عمرہ کے وقت ہدیہ نہ دے سکے تو اسکو بدلہ میں روزے رکھنے ہوں گے۔

چوتھے نمبر پر: مجرموں کو عدالت کی طرف سے بطور سزا اور جرمانہ کے روزے رکھنے ہوں گے جن کا تفصیل نیچے مضمون میں پڑھیں۔

قرآن حکیم کے لفظ صوم کی اصلی معنیٰ روک اور بندش ہے پھر اسکی جگہ غلط معنیٰ "روزہ " بطور سازش کی گئی ہے جسکا اصل معنیٰ کے ساتھ جوڑ و ربط نہیں ہے روزہ فارسی لفظ ہے جسکی معنیٰ ہے روزانہ اور ڈیلی یا ہرروز بھی۔ اس معنوی ہیر پھیر میں ایک بڑی سازش پنہاں ہے وہ یہ کہ قرآن کے صوم کی فرضیت سے جو اصل مقصد ہے اسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل میں رکھا جائے اس بات کا تفصیل میری کتاب "روح قرآن اقوام یورپ لے اڑیں" میں پڑھیں روزہ جو فارسی لفظ ہے وہ عربی لفظ کا ترجمہ ہرگز نہیں بن سکتا۔

صوم قرآن کے حوالہ سے حکومت کے جوڈیشری افسران کے لوگوں کیلئے ایک قسم کی تنبیہ ہے خبردار رکھنے اور ڈرانے والی چیز ہے یہ ان کی ٹریننگ کے دنوں میں انہیں رکھنے ہیں جو ٹریننگ ان کو ماہ رمضان میں کرنی ہوگی اور ٹریننگ کے دنوں کا تعین افسران کے محکمہ کے ایڈمن کو کرنا ہوگا اور وہ دن ٹریننگ کے نصاب اور سلیبس کے مقدار کے حساب سے دودن چار پانچ سات دن وغیرہ رکھنے ہوں گے، یعنی جتنا نصاب کا کورس اتنے دن کے صوم ہوں گے، جن کو غلط طور پر روزہ مشہور کیا گیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کے یہ افسران صرف محکمہ عدالت اور لا اینڈ آرڈر سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔ صوم سے سے متعلق میری اس پہلی توجیہ کا ثبوت یہ ہے کہ اس فرضیت صوم کے خطاب میں یاایہا الذین آمنوا کا جملہ استعمال کیا گیا ہے اور یہ ترکیبی جملہ قرآن حکیم میں کل 87 بار استعمال ہوا ہے ویسے اس ترکیبی جملہ سمیت آمنوا کا لفظ کل 480 بار استعمال ہوا ہے میری اس گذارش کا مقصد یہ بتانا ہے کہ اس جملہ یاایہاالذین آمنوا قرآن حکیم کی صرف مدنی سورتوں میں استعمال کیا گیا ہے مکی سورتوں میں بھی ویسے آمنوا کا لفظ ضرور استعمال ہوا ہے لیکن ان میں یاایہاالذین آمنوا کی شکل میں اور ترکیب میں استعمال نہیں ہوا ، اس سے میری مدعایہ ہے کہ کہ جناب رسول علیہ السلام مکی زندگی میں وہاں سرداران قریش کی معیت کی وجہ بلاشرکت غیرے حکمران نہیں بن سکتے تھے کیونکہ منشور قرآن کے تحت حکمرانی صرف بلاشرکت غیرے چلائی جا نی ہے مطلب کہ قرآن کے ساتھ دوسرے قوانین کی ملاوٹ والی جو حکومت ہوگی وہ اسلامی حکومت نہیں کہلائی جاسکے گی ۔

اسلئے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ -أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ (2-183) کی معنی ہوئی کہ اے دنیا کو امن دینے کے ذمہ دار حکمرانو! آپ کے اوپر صوم نامی بندشیں لاگو کی گئی ہیں جس طرح آپ سے پہلے کی امتوں پر بھی فرض کی گئی تھیں۔

سوچاجائے کہ اس آیت کریمہ میں آمنوا سے مراد امن دینے کے ذمہ دار حکمرانوں کو کہاگیا ہے کہ آپ پر صوم کی فرضیت ٹریننگ کے دنوں میں اس لئے ہے کہ آپ ڈریں کرپشن کرنے سے خوف کھائیں، قرآن نے ایام صوم کے گنتی اسلئے نہیں بتائی کہ ان کی تعداد آپ کے محکمہ کے S&GAD والے خود آپ کو بتائیں گے اور رمضان مہینے کو ٹریننگ کا مہینہ دو وجہ سے مقرر کیا گیا ہے ایک اس لئے کہ یہ مہینہ آپ کی شمسی کئلنڈر کے حساب سے جون جولاء کے برابر بڑے دنوں

کا مہینہ ہے جس میں ٹریننگ کی تعلیم زیادہ مقدار میں ہوگی یعنی تھوڑے دنوں میں زیادہ پڑھائی ہوسکے گی (یہ اور بات ہے کہ مسلم امت بجاء قرآن کے علم روایات سے مغلوب ہوکر اپنے شمسی کیلنڈر کو بھول کر قمری جنتری کو چمٹ گئی ہے) دوسرے نمبر پر ماہ رمضان کو ٹریننگ کا مہینہ اس لئے بھی قرار دیا گیا ہے کہشَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيَ أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (2-185) یعنی آپ کی ٹریننگ میں جو قوانین کی تعلیم ہوگی اسکا مأخذ آپنے قرآنی ہدایات کو قرار دنیا ہوگا جو قرآن جملہ انسانوں کی ہدایت کیلئے نازل کیا گیا ہے اس لئے خیال رکھنا ہوگا کہ قرآن کی جامعیت اور ہمہ گیریت کو کہیں اپنے فرقوں میں محدود نہ بنادیں اور ٹریننگ کی تعلیم کے دوران یہ بھی خیال رہے کہ وَلِتُكْمِلُواْ الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ اللّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (2-185) یعنی قوانین خداوندی کی برتری اور کبریائی کو دساتیر عالم پر فوقیت دینی ہوگی جس میں امن عالم کی خاطر اپنی تعلیمات جملہ انسانوں کیلئے کھول کر رکھنی ہیں۔ اور ٹریننگ کی فلاسفی میں یہ بھی خیال رہے کہ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُواْ لِي وَلْيُؤْمِنُواْ بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (2-186) یعنی میں اللہ قرآنی علم کے حوالہ سے ہر وقت آپ کے ساتھ ہوں اور قریب ہوں ہر پکارنے والے سوال کرنے والے کو ہر وقت اس کے سوال کا جواب دیتا ہوں پھر میرے دئے ہوئے علم قرآن سے ہی جواب طلبی کر و اور صرف وحدہ لاشریک قرآن کو ہی اپنا نصاب تعلیم قرار دے کر اسی پر بھروسہ رکھو اسی سے ہی آپ کو ہدایت ملے گی۔

محترم قارئین! آیت نمبر (2-183) سے لیکر (2-186) تک یہ صوم ہوئے ٹرینی ججوں کے۔ اسکے بعد آیت نمبر (2-187) میں جو ڈیشری افسروں اور مجرموں کے صیام (روزوں) سے متعلق مشترکہ ہدایات ہیں وہ یہ کہ صیام کی راتوں میں عورتوں سے مباشرت جائز ہے اور صوم دن کے سورج نکلنے سے پہلے یعنی فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک کھانے پینے اور مباشرت بند رکھنے کا نام ہے۔ یہاں میں توجہ دلائوں گا کہ مسلم امت کے سارے فرقے قرآن کے بتائے ہوئے ان اوقات کی دونوں طرف سے خلاف ورزی کرتے ہیں ، یعنی شروعات صوم بجاء فجر کے اختتام سحر سے کرتے ہیں اور اختتام صوم بجاء عشاء کے مغرب کو کرتے ہیں اسکی معنی یہ ہوئی کہ قرآن دشمنی میں سب فرقوں کا اتفاق ہے۔ آگے جو صوم (روزے) مجرموں کی سزا کے لئے قرآن حکیم نے بتائے ہیں وہ سورت النساء کی آیت نمبر 92 میں کسی مؤمن کے قتل خطا سے متعلق سزا سنائی گئی ہے پہلے نمبر پر کسی غلام مؤمن کو آزاد کرے اور سالم دیت دے اگر ان چیزوں کی طاقت قاتل مجرم کے اندر نہیں ہے تو پھر وہ قرآن نے فرمایا کہفَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّهِ وَكَانَ اللّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (2-92) یعنی یہ مجرم لگاتار مسلسل دوماہ روزے رکھے دوسرا وہ مجرم جو جھوٹا قسم اٹھائے یعنی قسم اٹھاکر پھر اپنے عہد سے مکر جائے اس کے لئے بھی سزا ہے کہ دس مساکین کو درمیانہ کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے یا غلام آزاد کرے اگر ان چیزوں کی توفیق نہ رکھتا ہو تو دس عدد صوم (روزے) رکھے بحوالہ سورۃ المائدہ آیت نمبر 89 ۔ تیسرا مجرم ایام حج میں کسی نے حدود حرم میں شکار کیا ہو تو پھر اسکی سزا یہ ہے دوعادل امینوں کے فیصلہ کے مطابق کوئی جرمانہ بطور ہدیہ مصارف کعبہ کے لئے دے یا کچھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا اتنے حساب کے صوم (روزے) رکھے تاکہ چکھے مصیبت اپنی غلط کاری کی۔ غورکیا جائے کہ اس آیت کریمہ (5-95) میں روزوں سمیت ان جملہ سزاؤں کو قرآن حکیم نے کفارہ اور وبال یعنی مصیبت سے تعبیر فرمایا ہے سو جو مولوی لوگ روزوں کو رحمت اور دوزخ سےآزاد کرانے والی عبادت قرار دیتے ہیں وہ قرآن کو بھی غور وفکر سے پڑھا کریں اور اپنے وعظ خلاف قرآن نہ کیا کریں۔

چوتھا وہ مجرم جو وَالَّذِينَيُظَاهِرُونَمِننِّسَائِهِمْثُمَّيَعُودُونَلِمَاقَالُوا (3-58)یعنی وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو مائیں قرار دیکر پھر اپنے قول سے واپس لوٹیں تو ان کے لئے بھی پہلے یہ حکم ہے کہ وہ کسی غلام کو آزاد کریں اگر موجودہ دور کی طرح غلام نہ ہوں اس کے لئے حکم ہے کہ

فَمَنلَّمْيَجِدْفَصِيَامُشَهْرَيْنِمُتَتَابِعَيْنِمِنقَبْلِأَنيَتَمَاسَّا (4-58) یعنی ایسا آدمی اپنی ایسی بیوی کو قریب ہونے سے پہلے دوماہ مسلسل لگاتار بلاناغہ صوم (روزے) رکھے۔

محترم قارئین! قرآن حکیم میں کل یہی روزے ہیں جو مجرموں، جوڈیشری کے افسروں اور حاجیوں کے دوران حج حدود حرم میں شکار کرنے یا کعبہ کے لئے بطور ٹئکس ہدیہ نہ دئے جانے کی وجہ سے ان کو بطور جرمانہ روزے رکھنے ہیں ان کے علاوہ کوئی بھی علامہ یا دستار بند فاضل، قرآن سے عام پبلک اور رعیت پر روزہ کا ثبوت دے سکے تو مینمانوں ۔

محترم قارئین! قرآن حکیم نے جب روزہ کو کفارہ، جرمانہ اور مصیبت قرار دیا (95-5) تو عام رعیت کو اور پبلک پر روزے کس جرم میں؟ مطلب کہ جوڈیشری افسروں کو غلط فیصلوں اور کرپشن سے ڈرانے کے لئے پیشگی طور پر دوران ٹریننگ روزے رکھنے کا حکم دیا گیا اور دیگر بیان کردہ جرائم کے مجرموں کو انکی پاداش میں بطور سزا کے روزے رکھنے کا حکم دیاگیا تو انکے علاوہ بقیہ عوام کس جرم میں اور ناکردہ گناہوں میں کیوں روزے رکھے ۔ وقت کی حکومتیں مسلم عوام کے علماء سے کیوں باز برس نہیں کرتیں کہ دین کے لئے اپنی باتوں کا وہ قرآن سےثبوت پیش کریں اگر مسلم امت کے عالم مولوی قرآن کے انکاری ہیں اور ان کا دین ان کے اماموں کا ہے تو وہ اپنے اماموں کی فقہیں بھی پیش کریں کہ کس امام کی روایات اور فقہ میں ماہ رمضان میں ہوٹلیں اور چھولے چاول کھانے پینے کی عام ریڑھیوں کو بند رکھنا ہے ۔معلوم ہوتا ہے کہ وقت کی مسلم حکومتیں خلاف قرآن روایت پرست مولوی اسلام دشمن عالمی سامراج کی ایجنٹ ہیں جو ان کی اسکیم کے مطابق قرآن کے سہل اسلام سے امامی علوم کے مشکل العمل اسلام میں لوگوں کو پھنسا کر انڈونیشیا نائیجیریا اور سوڈان وغیرہ جیسے مسلمانوں کی طرح ان کو عیسائی بنایا جائے ۔

شام کا صدر بشارالاسد جو نصیری شیعہ ہے اسکی قرآن میں تحریف کی باتوں کو سوشل میڈیا پر لایاگیا ہے یہ بہت اچھی بات ہے تو پھر سعودی حکومت نے بقول لاہوری اہل حدیثوں کے کہ حرفی ملاوٹوں والے تین چار قرآن بنائے ہیں اور ان لاہوریوں نے خود بھی سولہ قرآن بنائے ہیں تو پھر حکومت پاکستان اگر بقول ان کے اسلام دوستی میں ماہ رمضان میں ہوٹلیں بند کراتی ہے تو سعودی حکومت کی قرآن دشمنی پر ان سے سفارتی تعلقات کیوں ختم نہیں کرتی اور لاہوری اہل حدیثوں کو سابق گورنر سلمان تاثیر کی طرح ملاوٹی قرآن بنانے پر ان کو شوکاز نوٹیس کیوں نہیں دیکر عدالت کے کٹہڑے میں لاتی۔